Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۱ شوال ۱۳۹۴ھ ٭ ۲۸ اخاء ۱۳۵۳ہش ٭ ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۴۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ اخاء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۸ اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور اللہ تعالیٰ کی معیت کی ایک بڑی زبردست دلیل

خدا تعالیٰ نے آپ کی ہر قسم کے خطرات میں حفاظت فرمائی اور تمام دشمنوں پر غلبہ عطا فرمایا

”پانچ موقعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے جن میں جان کا بچنا محالات سے معلوم ہوتا تھا۔ اگر آنجناب درحقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے۔ ایک تو وہ موقع تھا جب کفارِ قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھالی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کریں گے۔ ۲۔ دوسرا موقع وہ تھا جبکہ کافر لوگ اس غار پر معہ ایک گروہِ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت ابوبکرؓ کے چھپے ہوئے تھے۔ ۳۔ تیسرا وہ نازک موقع تھا جبکہ اُحد کی لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپ کے گرد محاصرہ کر لیا تھا اور آپ پر بہت سی تلواریں چلائیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی۔ یہ ایک معجزہ تھا۔ ۴۔ چوتھا وہ موقع تھا جبکہ ایک یہودیہ نے آنجناب کو گوشت میں زہر دیدی تھی اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اس کا دیا گیا تھا۔ ۵۔ پانچواں وہ نہایت خطرناک موقع تھا جبکہ خسرو پرویز شاہِ فارس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ان تمام پُرخطر موقعوں سے نجات پانا اور ان تمام دشمنوں پر آخر کار غالب ہو جانا ایک بڑی زبردست دلیل اِس بات پر ہے کہ درحقیقت آپ صادق تھے اور خدا آپ کے ساتھ تھا۔“

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۵۲ حاشیہ)

مومن کا طرزِ عمل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۷ جنوری ۱۹۳۵ء میں مومنوں کے طرزِ عمل کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

”جوان اپنے اندر بڑھاپا اور بوڑھے اپنے اندر جوانی پیدا کریں۔ مومن کبھی بوڑھا یا جوان نہیں ہوتا جس دن سے وہ ہوش سنبھالے بوڑھا ہے اور جس دن سے بڑھاپے کے آثار شروع ہوں وہ جوان ہے۔ جب اس کا نفس جوان ہوتا ہے تو عقل بوڑھی ہوتی ہے اور جب جسم بوڑھا ہو جائے تو اس کی امنگیں جوانوں کی سی ہوتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب عمرہ کے لئے گئے تو ان دنوں سخت بخار پھیلا ہوا تھا اور صحابہؓ میں سے بعض بیمار رہنے کی وجہ سے چل بھی نہیں سکتے تھے اور کبڑے کبڑے چلتے تھے اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک صحابی اکڑ اکڑ کر چلتے ہیں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اس طرح کیوں چلتے ہو تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگرچہ ہماری کمریں ٹیڑھی ہو گئی ہیں مگر وہ دیکھئے سامنے پہاڑ پر کفار ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ وہ ہماری کمزوری کو محسوس کریں۔ آپؐ ہنسے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تکبر ناپسند ہے مگر تمہارا یہ اکڑ کر چلنا بہت پسند آیا۔ تو کمزوری کے وقت طاقت کا اظہار اور طاقت میں کمزوری کا اظہار اسلام کا منشاء ہے جب مومن دشمن کا سر کچل سکتا ہو اسی وقت چاہیئے کہ اسے چھوڑ دے مگر جب کمزور ہو تو چاہیئے کہ اپنے سر کو اونچا رکھے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں جوان اور بوڑھے اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ عمر کی کمی یا زیادتی کوئی چیز نہیں۔ بوڑھے اپنے عزم اور ہمت میں جوانوں کی طرح ہوں اور جوان عقل و فراست میں بوڑھوں کی طرح۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ سال کی تھی مگر آپؐ آخر تک جنگوں میں شریک ہوتے رہے اور آپؐ نے کبھی بڑھاپے کو تسلیم نہیں کیا۔“ (خطباتِ محمود جلد اوّل صفحہ ۱۷)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ راخاء ۱۳۵۳ھ

قاعدۂ کلّیہ اور اس کا اطلاق

جماعت اسلامی کے ترجمان ہفت روزہ "ایشیا" لاہور نے اپنے ۲۰ راکتوبر ۱۹۷۴ء کے شمارہ میں "مطالعہ کی میز پر" کے مستقل عنوان کے تحت مودودی صاحب کے ایک خطبۂ عید سے ایک طویل اقتباس شائع کیا ہے۔ اس اقتباس سے موجودہ زمانہ کی دینی، اخلاقی اور عملی صورتِ حال کے ایک انتہائی افسوسناک اور تکلیف دہ پہلو کی نشاندہی ہوتی ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب کے اس خطبہ کے بعض اقتباسات ہم ذیل میں نذرِ قارئین کرتے ہیں۔

اس خطبہ میں مودودی صاحب نے اوّلاً اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ جس طرح بارش کا موسم ایک ایسا زمانہ ہوتا ہے جس میں زمین اپنی روئیدگی نکالتی ہے اور وہ خوب پھلتی پھولتی ہے اسی طرح رمضان کا مبارک مہینہ رُوحانی بالیدگی کے موسم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس مبارک مہینے میں انسان اگر چاہے اور توجہ کرے تو تزکیۂ نفس اور روحانی ترقی کی منزلیں اور دنوں کے مقابلہ میں زیادہ آسانی اور تیزی کے ساتھ طے کر سکتا ہے۔ جس طرح برسات کے موسم میں ایسی زمینیں بھی جن میں کچھ بھی روئیدگی کی صلاحیت ہوتی ہے موسم کے زیر اثر ہری بھری ہو جاتی ہیں اسی طرح جن لوگوں میں ایمان کی رمق اور اسلام کا ذرہ برابر جذبہ بھی موجود ہو رمضان کے روحانی ماحول کے زیرِ اثر ان کی زندگی میں بھی ایک خوشکن انقلاب آجاتا ہے۔ برخلاف اس کے جو زمین موسم آنے پر بھی ایک کونپل تک نہ نکالے اس کی یہ کیفیت اس بات کی بیّن علامت ہوتی ہے کہ وہ قوتِ نمو سے بالکل خالی ہے اسی طرح جن لوگوں میں رمضان کے مہینہ میں بھی کسی قسم کی رُوحانی تبدیلی رُونما نہ ہو اور روحانی لحاظ سے وہ ایسے ہی کورے رہیں جیسا کہ رمضان سے پہلے تھے تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا کہ ایسے لوگوں میں ایمان کی کوئی رمق اور اسلام کا خفیف سے خفیف جذبہ بھی موجود نہیں ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کو ایک قاعدۂ کلّیہ کے طور پر بیان کرتے ہوئے مودودی صاحب نے کہا ہے:۔

"اس ماحول (یعنی رمضان کے پُر تاثیر ماحول) میں بھی اگر کوئی شخص غیر متأثر رہتا ہے، خدا کی طرف کوئی رجوع اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتا، نماز روزے اور تلاوت قرآن کے لئے کوئی رغبت اُس کے دل میں نہیں اُبھرتی تو اس کے صاف معنے یہ ہیں کہ اس کا دل جذبۂ ایمانی سے قطعاً خالی ہے، اسلام سے اس کا کوئی رشتہ باقی نہیں رہا ہے خدا اور اُسکے دین کے ساتھ اور مسلمانوں کی ملّت کے ساتھ جتنے روابط ہو سکتے ہیں ان سب کو اس نے کاٹ پھینکا ہے۔"

(ایشیا ۲۰ راکتوبر ۱۹۷۴ء صٓ)

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مودودی صاحب کے نزدیک ایسا شخص ہرگز بھی مسلمان نہیں ہے۔ اس قاعدۂ کلّیہ کا اطلاق کرتے ہوئے مودودی صاحب اسی خطبہ میں مزید کہتے ہیں:۔

"ہمارے اندر بدقسمتی سے ایک کثیر تعداد ایسے لوگوں کی موجود ہے جو رمضان کے مہینے میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ رمضان آتا ہے اور گزر جاتا ہے مگر ان کے گھروں میں یہ محسوس تک نہیں ہوتا کہ یہاں کچھ مسلمان بستے ہیں جن کے لئے یہ مہینہ کوئی خاص معنی رکھتا ہے۔ روزہ رکھنا تو درکنار اس کا احترام کرنے کی توفیق بھی ان کو نصیب نہیں ہوتی۔ رمضان کے مہینے میں وہ اسی طرح کھاتے پیتے رہتے ہیں جیسے کوئی عیسائی یا ہندو یا کھاتا پیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ یہ طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں ان کی مثال اُس بنجر زمین کی سی ہے جس کے اندر بارش کا موسم آنے پر بھی، جبکہ ہر طرف سبزہ زار پھیلتا ہوتا ہے اور کھیتیاں پھلتی پھولتی ہیں، گھاس کا ایک تنکا تک پیدا نہیں ہوتا۔" (ایضاً)

ظاہر ہے کہ خود اپنے بیان کردہ قاعدۂ کلّیہ کی رُو سے مودودی صاحب کے نزدیک اس "کثیر تعداد" میں ایمان کی کوئی رمق اور اسلام کا ذرہ برابر بھی جذبہ موجود نہیں ہے۔ اس انتہائی افسوسناک اور تکلیف دِہ صورت حال کی بنیادی وجہ پر روشنی ڈالتے ہوئے مودودی صاحب اپنے اس خطبہ میں مزید کہتے ہیں:۔

"ہمیں بڑی سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے کہ یہ صورتِ حال ہمارے ہاں آخر کیوں پیدا ہوئی ہے۔ اگر چند آدمی ہی اس میں مبتلاء ہوتے تو اسے نظرانداز کیا جا سکتا تھا مگر یہاں تو ہزاروں لاکھوں آدمی ہمارے اندر ایسے موجود ہیں جو اعلانیہ اور فخریہ رمضان میں کھاتے پیتے رہتے ہیں اور اُلٹا روزہ داروں کو شرمندہ کرتے ہیں۔ یہ فی الواقع بڑی تشویش کی بات ہے اور ہمیں اس کے اسباب کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ صورتِ حال دراصل اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ ہم نے ایک مُدّت سے اس بات کی پرواہ کرنی چھوڑ دی ہے کہ ہمارے اندر جو اصلاح عظیم اللہ اور اُس کے رسول نے اور اس کی کتاب نے کی تھی وہ ہمارے معاشرہ میں باقی رہتی ہے یا ضائع ہو جاتی ہے۔" (ایضاً)

مودودی صاحب کے اس قاعدۂ کلّیہ اور فی زمانہ اس کے عمومی اطلاق پر ہم کوئی تبصرہ کرنا نہیں چاہتے۔ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہے اور کسی مزید وضاحت یا تبصرہ کی ضرورت نہیں:

رمضان میں پورے قرآن مجید کے خصوصی درس کی بابرکت تکمیل

آخری تین سُورتوں کا درس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے دیا اور اجتماعی دعا کرائی

ربوہ ۔۔ حسبِ معمول امسال بھی رمضان المبارک کے دوران مسجد مبارک ربوہ میں پورے قرآن مجید کے خصوصی درس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس کی نہایت بابرکت تکمیل ۲۹ رمضان کو عمل میں آئی جبکہ آخری تین سُورتوں کا درس سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیا اور درس مکمل ہونے پر پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

یہ درس یکم رمضان سے ۲۹ رمضان تک (۱۸ ستمبر تا ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۴ء) مسلسل جاری رہا جس میں علی الترتیب مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف، مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب، مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب، مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، مکرم چوہدری محمد شریف صاحب، مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے تین تین پاروں کا درس دیا۔ اس طرح احباب جماعت کو قرآنی علوم و معارف سے فیضیاب ہونے کی توفیق ملی۔

۲۹ رمضان کو جب مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نماز عصر سے قبل سورۃ اللہب تک درس مکمل فرما چکے تو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر پہلے نماز عصر پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کا درس دیا۔ حضور نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ ان سورتوں میں سورۃ فاتحہ میں بیان کردہ مضمون کا ہی ایک نئے انداز میں اعادہ کیا گیا ہے۔ چونکہ سورۃ فاتحہ قرآن مجید کے خلاصہ پر مشتمل ہے اسی طرح آخری تین سورتیں بھی قرآنی علوم و معارف کے نہایت ہی لطیف خلاصہ پر مشتمل ہیں۔ اس کے بعد حضور نے ان تین سورتوں کے معانی و مطالب کی سورۃ الفاتحہ کے معانی و مطالب کے ساتھ تطبیق پر روشنی ڈال کر ان تینوں سورتوں کی یکجائی طور پر نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی جو احباب کے لئے بہت ازدیادِ علم و عرفان اور ازدیاد ایمان و ایقان کا موجب ہوئی۔ ۴۲

... حضور نے نہایت پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح پورے قرآن مجید کا خصوصی درس نہایت وجد آفریں فضاء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ فالحمد للہ:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قصص القرآن — امت مسلمہ کیلئے ایک اہم سبق

سلطان احمد پیرکوٹی

قرآن کریم میں جو قصص اور واقعات بیان کئے گئے ہیں ان کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ محض قصے نہیں اور ان کے بیان کرنے کی یہ غرض نہیں کہ انہیں تاریخی لحاظ سے محفوظ کر لیا جائے بلکہ ہر واقعہ جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے وہ ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے اور اس میں امت مسلمہ کو بتایا گیا ہے کہ تم بھی ایک نبی کی جماعت ہو اور نبی بھی وہ جس کو رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے جسے افضل الرسل۔ فخر موجودات اور خیر الوریٰ کہا گیا ہے جو "لولاک لما خلقت الافلاک" کا مصداق یعنی باعث خلق کائنات ہے اس لئے تمہیں بدرجہ اولیٰ اس قسم کے واقعات سے سابقہ پڑے گا۔ تم ان واقعات کے منذر حصوں سے عبرت حاصل کرنا اور ان حرکات، سکنات، افعال اور اعمال سے اجتناب کرنا جن کے نتیجہ میں تم پر خدا تعالیٰ کا غضب وارد ہو اور تمہارا بھی وہی انجام ہو جو پہلی اقوام میں سے ایک بڑی تعداد کا ہوا تم ان واقعات کے ان پہلوؤں کو اختیار کرو جن کے نتیجہ میں تم اپنے مقصد پیدائش کو پالو۔ اپنے خالق و مالک خدا کی رضا حاصل کرو اور اس کی نگاہ میں نجات یافتہ قرار پا کر اس کے موعود انعامات کے وارث بنو۔

کہتے ہیں دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور ہادی خدا تعالیٰ کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے مبعوث ہوئے ان میں سے چند انبیاء اور ان کی اقوام کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے باقی انبیاء اور ان کی اقوام کو انہی کے واقعات کی کسوٹی پر پرکھا جا سکتا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (الحجر ۱۱،۱۲)

ہم نے اگلے زمانہ کے لوگوں کی جماعتوں میں بھی تجھ سے پہلے رسول بھیجے تھے اور جو رسول بھی ان کے پاس آتا تھا وہ اس کی ہنسی اڑاتے تھے اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے تھے گویا ہر قوم نے اپنے نبی اور مصلح کو حقیر جانا اور اس سے تمسخر سے پیش آئی اس نے اپنے نبی کے مقابلہ میں استکبار سے کام لیا۔ اپنی طاقت اور جمعیت کے بل بوتہ پر اسے اپنے ملک سے نکالنے کی کوشش کی یا اسے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا اور اس پر ایمان لانے والوں کو اپنے مذہب میں لوٹ آنے کی دعوت دی۔ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا (ابراہیم ۱۴) اسے ساحر اور مفتری قرار دیا۔ اس کے مقابلہ میں استکبار سے کام لیا اور ظاہری ہتھیار لے کر نکل آئے۔ اس طرح اسے دنیا سے مٹا دینے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ۔

(ابراہیم ۱۴، ۱۵)

ان رسولوں کے رب نے ان پر وحی کی کہ ہم ان ظالموں کو یقیناً ہلاک کریں گے اور ان کی ہلاکت کے بعد اس ملک میں ضرور تمہیں آباد کریں گے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (مجادلہ ۲۲)

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر فرض کر دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ وہ قوت والا اور غالب ہے۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ (مومن ۵۲)

ہم خود اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ہمارے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی مدد کیا کرتے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اپنی قوت اور غلبہ کے اظہار کے لئے یہ قانون بنایا ہے کہ جو رسول اس کا پیغام لیکر دنیا میں مبعوث ہوتا ہے وہ اس کو غلبہ سے ہمکنار کرتا ہے اگر وہ ایسا نہ کرے تو لوگوں کو اس کی طاقت اور قوت میں شبہ پیدا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ نے یہ صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ مثالیں دے کر امت مسلمہ کو بتایا کہ پہلے انبیاء اور ان کی قوموں کے واقعات کو دیکھو تو ہماری طاقت اور قوت کا مظاہرہ ہر جگہ پاؤ گے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ۔ (انعام)

جب پہلے انبیاء اور رسولوں کے ساتھ ان کی اقوام نے حقارت اور استہزاء کا سلوک کیا تو ان کو ان چیزوں نے گھیر لیا جن سے وہ ہنسی کرتے تھے جاؤ زمین میں خوب پھرو اور دیکھو کہ خدا کے نبیوں کے جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا؟ اگر پہلے زمانوں میں ہم نے انبیاء اور رسولوں کی مدد کی تھی۔ انہیں باوجود سخت مخالفت کے ہم نے بالآخر فتح سے ہمکنار کیا تھا اور ان کے مخالفوں کو اس دنیا سے نیست و نابود کر دیا تھا تو تم بھی یہ یقین کر لو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریش مکہ اور دوسرے معاندین کی انتھک اور پرجوش مخالفتوں کے باوجود کامیاب و کامران ہوں گے۔ آپ کو اپنے دشمنوں پر غلبہ اور قوت عطا ہو گی۔ آپ کا دشمن بالآخر آپ کے مقابلہ میں ذلیل و خوار ہو گا اور اس دنیا میں ان کا ذکر کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔ تم اپنے پیدا کرنے والے پر توکل رکھو۔ اس سے طاقت اور قوت طلب کرو۔ وقتی دکھ اور تکلیف سے گھبراؤ نہیں کہ فتح تمہارے قدم چومے گی اور تمہارے دشمن دنیا سے مٹ جائیں گے اور ان کی اپنی نسلیں بھی ان کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا پسند نہیں کریں گے۔

آئیے ذرا بعض واقعات قرآنیہ کو دیکھیں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ جن انبیاء اور رسولوں کا ذکر قرآن کریم میں ہوا ہے ان کے ساتھ ان کی قومیں کس طرح پیش آئیں انہیں اور ان کے ماننے والوں کو کن القاب سے یاد کیا۔ ان کی کوششیں کس حد تک کامیاب ہوئیں ان کا کیا انجام ہوا؟ نیز انبیاء کرام اور ان کے ماننے والوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے انعامات سے کس طرح نوازا۔

حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ

حضرت نوح علیہ السلام جب اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوئے تو قرآن کریم کہتا ہے کہ آپ کی قوم نے سخت مخالفت کی اور کہا۔

مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ

(ہود آیت ۲۸)

اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ۔ (الشعراء ۱۱۲)

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ

(الشعراء ۱۱۷)

ہم تجھے اپنے جیسے ایک آدمی کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور نہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ سوائے [illegible] لوگوں کے جو [illegible] سرسری نظر میں [illegible] آ [illegible] اختیار کی ہو اور ہم اپنے اوپر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہوتا ہے بخش دے اور تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کو بھی اور یوں کر کہ ظالم صرف تباہی میں ترقی کریں۔ ان کو کامیابی نصیب نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندہ کی التجا کو سُنا۔ اُسے اپنی بارگاہ میں قبولیت کا شرف بخشا اور قرآن کریم میں اس نے فرمایا ہے:۔

فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ (القمر ۱۲، ۱۳)

ہم ان پر ان کی درخواست کے مطابق اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے عظیم سیلاب کا طوفان لائے۔ ہم نے بادل کے دروازے ایک جوش سے بہنے والے پانی کے ذریعہ کھول دیئے اور زمین میں بھی ہم نے چشمے پھوڑ دیئے۔ پس آسمان کا پانی زمین کے پانی کے ساتھ ایک ایسی بات کیلئے اکٹھا ہو گیا جس کا فیصلہ ہو چکا تھا۔

اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ

(یونس ۷۴)

جَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَّاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا (فرقان ۳۸)

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا (نوح)

جن لوگوں نے ہمیں جھٹلایا تھا انہیں ہم نے غرق کر دیا۔ سو دیکھ کہ جن لوگوں کو اس عذاب سے آگاہ کر دیا گیا تھا ان کا کیسے انجام ہوا۔

ہم نے انہیں لوگوں کے لئے ایک نشان بنا دیا اور ہم نے ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار کر چھوڑا ہے۔ یہ جو کچھ ہوا ان کی اپنی کرتوتوں کی وجہ سے ہوا۔ وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے اور آگ میں داخل ہو گئے اور اللہ کے سوا انہوں نے اپنے لئے کوئی مددگار نہ پایا۔

ان کے مقابلہ میں مومنوں کا انجام کیا ہی اچھا ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ (الشعراء ۱۲۰)

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ وَّعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ (ہود ۴۹)

نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ (الصفت ۷۸ تا ۸۲)

جَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ (یونس ۷۴)

ہم نے اس کو اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ ایک بھری ہوئی کشتی کے ذریعہ اس سیلاب سے اور دشمن کے شر سے نجات دی۔ کہا گیا اے نوح تو ہماری طرف سے عطا کردہ سلامتی اور طرح طرح کی برکات کے ساتھ جو تجھ پر اور ان امتوں پر جو تیرے ساتھ ہیں نازل کی گئی ہیں سفر کر۔ ہم نے (حضرت) نوح اور اس کے اہل کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی اور صرف اس کی اولاد کو ہی دنیا میں باقی رکھا (باقی سب کو غرق کر دیا) اور اس کے بعد میں آنے والی قوموں میں اس کا ذکر خیر قائم رکھا۔ تمام قوموں کی طرف سے نوح پر سلامتی کی دعا ہو رہی ہے۔ ہم محسنوں کو اس طرح ہی جزا دیتے ہیں وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔ ہم نے انہیں پہلے لوگوں کے جانشین بنا دیا۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

• خاکسار یکم جون کو ایک حادثہ میں زخمی ہو گیا تھا۔ ٹانگ میں تکلیف تھی۔ ساڑھے تین ماہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہا۔ ابھی ٹانگ میں درد کی وجہ سے تکلیف رہتی ہے۔ احبابِ کرام میری صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمود احمد امینی آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ)

• محترم ملک نصیر احمد صاحب ریٹائرڈ سینئر انسپکٹر ریلوے انتڑیوں میں کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں اور دو ماہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جسمانی کمزوری بہت زیادہ ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ اپریشن زیر تجویز ہے۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی اور کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شریف احمد ورائچ صدر حلقہ لیاقت آباد کراچی)

• خاکسار کی نانی جان چند دنوں سے بعارضہ کھانسی اور بخار بیمار ہے۔ بخار بہت تیز ہے اور نیم بیہوشی کی حالت ہے احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انوار الحق گنج مغلپورہ لاہور)

• خاکسار کا چھوٹا بچہ چند دن سے بخار اور کھانسی سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شمیم احمد محمود ڈی ٹائپ ۱/۱ ڈ لائلپور)

• میرے نانا جان محترم میاں نذیر احمد صاحب جوڑوں میں اکثر درد رہتا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عنایت فرمائے، آمین

عزیز اللہ خالد محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر (سندھ)

پرانی اور "لاعلاج" امراض کی کیورز (CURES) کے نتائج (۱۳)

مکرم جناب قریشی محمد حنیف قمر علوی سائیکل سوار سیاح نے لکھا "میری بیٹی جوڑوں کے دردوں سے بیمار تھی۔ پینز کیور (PAINS CURE) کے استعمال سے آرام ہو گیا"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور و لٹریچر مفت طلب کریں۔ مثلاً [illegible] وغیرہ۔

فی کیور مکمل کورس۔ ۱۰/ روپے

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی گولبازار ربوہ فون ۹۰۶

سیلز مین شپ کلاس کا اجراء

شعبۂ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام "سیلز مین شپ" کا ایک مختصر ٹریننگ کورس ۱۰ نومبر ۱۹۷۲ء سے دو ہفتہ کے لئے شروع کیا جا رہا ہے۔ داخلہ یا ٹیوشن فیس نہیں ہوگی۔

تعلیم یافتہ اور ذہین نوجوان جو اس ترقی پذیر جدید پیشے سے دلچسپی رکھتے ہوں اپنے پریزیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق اور مکمل کوائف کے ساتھ فوری درخواستیں بھجوائیں۔

درخواست بھجوانے والے نوجوان ۱۰ نومبر ۱۹۷۲ء شام ساڑھے پانچ بجے کلاس میں شمولیت کے لئے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں تشریف لے آئیں۔

نوٹ:۔ بیرون ربوہ کے نوجوان اپنے قیام و طعام کا انتظام خود کریں گے۔

مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خریداران الفرقان کو اطلاع

ماہ اکتوبر کا رسالہ الفرقان بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا گیا ہے۔ جن خریدار اصحاب کو یکم نومبر تک رسالہ نہ ملے ان کی اطلاع آنے پر دوبارہ بھیجا جا سکے گا۔

جن احباب کا سالانہ چندہ ختم ہے ان کے نام وی پی کئے جا رہے ہیں۔

براہ مہربانی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ انشاء اللہ العزیز ماہ نومبر کا رسالہ مقررہ تاریخ یعنی ۱۵ نومبر کو شائع ہوگا۔

(مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

مرض اٹھرا

اور دیگر امراض کے ماہر

۱۹۱۱ء سے آپ کے خاندانوں کی خدمت کرنے والے

قدیمی اوّلین شہرۂ آفاق

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ ٭ ربوہ ٭ ٹنڈو محمد خان

دوائی منگوانے اور معائنہ کا انتظام گولبازار ربوہ میں بھی شروع کیا گیا ہے۔ فون نمبر ۶۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہاری کسی قسم کی کوئی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو۔
(دوسری جگہ قرآن کریم نے یہ بیان فرمایا کہ انہوں نے کہا) کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں حالانکہ نہایت حقیر لوگ تیرے متبع ہوئے ہیں (اور یہ دھمکی دی) کہ اے نوح! اگر تو تبلیغ سے باز نہ آیا تو ہم تجھے سنگسار کر دیں گے۔

حضرت نوح علیہ السلام کو موعود سیلاب کے پیش نظر خدا تعالیٰ نے کشتی بنانے کا حکم فرمایا تو قرآن کریم کہتا ہے:۔

يَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ

(ہود:۳۹)

آپ کشتی بناتے اور آپ کے پاس سے آپ کی قوم کے بڑے لوگ گزرتے تو وہ آپ کا مذاق اُڑاتے۔

كَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ○ (القمر:۱۰)

وہ آپ کو جھٹلاتے اور کہتے یہ مجنون ہے اور ہمارے بتوں کی طرف سے اس پر پھٹکار ڈالی گئی ہے۔

قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جب بھی اپنی قوم کو تبلیغ کی

جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوْا..... مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا

(نوح)

انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے اپنے سر کے گرد لپیٹ لئے اور انکار پر اصرار کیا اور شدید تکبر سے کام لیا۔ وہ آپس میں کہتے تم اپنے معبودوں کو مت چھوڑنا۔ نہ وَدّ کو چھوڑنا، نہ سواع کو چھوڑنا اور نہ یغوث کو اور نہ یعوق کو اور نہ نسر کو

اور جب وہ کسی طرح بھی حضرت نوح علیہ السلام کو اپنے مشن سے ہٹا نہ سکے تو انہوں نے کہا:۔

يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○

(ہود:۳۳)

اے نوح! تو ہم سے بحث کر چکا ہے اور خوب بحث کر چکا ہے۔ اب یہی رہ گیا ہے کہ اگر تو راستبازوں میں سے ہے تو جس عذاب سے تو ہمیں ڈراتا ہے اُسے ہم پر لے آ۔

حضرت نوح علیہ السلام نے انہیں جواباً کہا تم میرے ماننے والوں کو حقیر اور ذلیل کہتے ہو لیکن

لَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○

(ہود:۳۲)

مَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ○ (ہود:۳۰)

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○

(ہود:۳۱)

میں ان سب لوگوں کے متعلق جنہیں تمہاری آنکھیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں یہ نہیں کہتا کہ اللہ انہیں کبھی کوئی بھلائی نصیب نہیں کرے گا۔ جو کچھ ان کے نفسوں میں ہے اُسے اللہ ہی سب سے بہتر جانتا ہے۔ میں انہیں ہرگز نہیں دھتکاروں گا۔ وہ تو اپنے رب سے ملنے کا شرف پانے والے ہیں لیکن ان کو ذلیل سمجھنا مجھ پر روشن کر دیتا ہے کہ تم جاہل لوگ ہو اے میری قوم!

اگر میں ان کو رد کر دوں تو اس فعل پر اللہ کی طرف سے آنے والی سزا سے مجھے بچانے کیلئے کون میری مدد کرے گا۔ کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے۔

تم اس وقت مجھ پر تمسخر کر رہے ہو لیکن یاد رکھو

اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○ (ہود آیات ۳۹، ۴۰)

اگر آج تم لوگ ہم پر ہنستے ہو تو کل ہم بھی تم پر ہنسیں گے جیسا کہ آج تم ہم پر ہنستے ہو۔ تم جلد جان لوگے کہ وہ کونسا فریق ہے جس پر عذاب آ رہا ہے جو اُسے رسوا کر دے گا اور جس پر مستقل عذاب نازل ہو رہا ہے۔

تم عذاب طلب کرتے ہو لیکن

اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ (ہود:۳۴)

اللہ ہی اگر چاہے گا تو اُسے لائے گا اور تم اُسے لانے سے ہرگز عاجز نہیں کر سکتے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے پیغام الٰہی پہنچانے میں ہر ممکن ذریعہ اختیار کیا۔ علیحدگی میں بھی تبلیغ کی اور اجتماعی طور پر بھی لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلایا۔ آپ کی دن رات کی تگ و دو کے بعد سوائے ایک قلیل تعداد کے جو ایمان لائی باقی سب قوم نے کفر پر ہی اصرار کیا۔ انبیاء میں انتہائی ہمدردی اور شفقت کا جذبہ پایا جاتا ہے وہ قوم کی گمراہی کو دیکھ کر بے چین ہو جاتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام بھی اپنی قوم کی حالت دیکھ کر گھبرائے تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ کو بتایا:۔

لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○ (ہود:۳۷)

جو لوگ اب تک ایمان لا چکے ہیں اُن کے سوا تیری قوم میں سے کوئی اور شخص تجھ پر ہرگز ایمان نہیں لائے گا اسلئے جو وہ کر رہے ہیں اس کی وجہ سے تو افسوس نہ کر۔

حضرت نوح علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حضور فریادی ہوئے۔ آپ نے عرض کیا خدایا!

اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ○ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

(الشعراء آیات ۱۱۸، ۱۱۹)

اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○

(القمر:۱۱)

میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے پس تو میرے اور ان کے درمیان ایک قطعی فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ساتھی مومنوں کو دشمن کے شر سے بچا لے۔ مجھے دشمن نے مغلوب کر لیا ہے۔ پس تو میرا بدلہ لے۔

نیز فرمایا:۔

قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا (نوح)

انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے اور اگر ان کو مزید مہلت دی گئی تو یہ گمراہی اور ضلالت کی اشاعت میں اور بھی بڑھ جائیں گے اسلئے

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ○ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ○ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ○ (نوح)

اے میرے رب! تو زمین پر کافروں کا کوئی گھر باقی نہ رہنے دے۔ اگر تو ان کو اسی طرح چھوڑ دے گا تو یہ تیرے دوسرے بندوں کو بھی گمراہ کریں گے اور آئندہ ان کے ہاں فاسق و فاجر اولاد ہی پیدا ہوگی۔ اے میرے رب! تو مجھے اور میرے ماں باپ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینہ ایام:-

آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• سانپوں نے ۳۰ افراد کی جان لے لی

راجن پور ۲۶ ر اکتوبر۔ علاقہ چوٹی، نواں شہر اور گرد و نواح میں زہریلے سانپوں نے تیس سے زائد افراد کو ہلاک کر دیا ہے چوٹی ہسپتال میں سانپ کے ڈسے کی ادویہ کی کمی کی وجہ سے مریضوں کو مناسب طبی امداد بھی نہیں پہنچائی جا سکی۔

(روزنامہ "مساوات" لاہور ۲۷ ر اکتوبر ۷۴ء ص۱)

• تیز رفتار بس نے تین افراد کو کچل ڈالا

کاموںکی ۲۵ ر اکتوبر۔ ہمالیہ ایکسپریس کی بس ۷۶۵، بادامی باغ سے سواریاں لے کر تیز رفتاری سے گوجرانوالہ کی جانب جا رہی تھی جب بس موضع سادھوکے کے اڈہ پر پہنچی تو تیز رفتاری کے باعث ڈرائیور کے کنٹرول سے باہر ہو گئی اور اڈہ پر کھڑے ہوئے تین افراد کو کچلتی ہوئی ایک دکان میں جا گھسی۔ بس میں سوار دس سواریاں بھی زخمی ہو گئیں۔ ڈرائیور اور کنڈکٹر حادثے کے بعد فرار ہو گئے۔

(روزنامہ امروز لاہور ۲۶ ر اکتوبر ۷۴ء ص۶)

• ٹریفک کے دو حادثوں میں ۲ افراد ہلاک

لائلپور ۲۶ ر اکتوبر۔ آج ضلع کے مختلف مقامات پر ٹریفک کے دو حادثات میں دو افراد ہلاک ہو گئے۔ ایک حادثہ گوجرہ کے نواح میں ہوا۔ ہدایت مسیح اور صادق مسیح ایک ٹرالی میں اینٹیں لاد کر گوجرہ کی طرف جا رہے تھے۔ ٹرالی الٹ گئی اور ہدایت مسیح اس کے نیچے آ کر موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ دوسرا حادثہ سرگودہا روڈ پر ہوا جہاں ایک شخص محمد لطیف ٹرالی سے گر کر ہلاک ہو گیا۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۷ ر اکتوبر ۷۴ء ص۸)

• ویگن اور ٹرک میں تصادم۔ ایک شخص ہلاک

ساہیوال ۲۶ ر اکتوبر۔ یہاں سے سات میل دور لاہور ملتان روڈ پر یوسف والا کے نزدیک نیشنل بک فاؤنڈیشن کی وین اور مخالف سمت سے آنے والے ایک ٹرک میں تصادم ہو گیا۔ وین ڈرائیور محمد اکبر خاں موقع پر ہلاک ہو گیا جبکہ نیشنل بک فاؤنڈیشن کے دو ملازم رشید خاں اور صفدر خاں شدید زخمی ہو گئے۔ وین میں فاؤنڈیشن کی ۲۵ ہزار روپے کی کتابیں بھری ہوئی تھیں وہ سب خراب ہو گئیں زخمیوں کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے (نوائے وقت لاہور ۲۷ ر اکتوبر ۷۴ء ص۸)

• ٹریفک کے حادثوں میں چار افراد ہلاک

چنیوٹ ۲۶ ر اکتوبر۔ گزشتہ روز لالیاں اور چک جھمرہ میں ٹریفک کے دو حادثوں میں چار افراد ہلاک اور چالیس سے زائد زخمی ہو گئے۔ چک جھمرہ سے لائلپور جانے والی سڑک پر کل موضع گٹی کے قریب بس اور ٹریکٹر کے درمیان تصادم ہو گیا۔ ٹریکٹر کے ساتھ والی ٹرالی میں گندم کی بوریاں لدی ہوئی تھیں نیز ڈرائیور نے اس میں اپنے گھر والے بھی بٹھائے ہوئے تھے۔ بس میں بھی گنجائش سے زیادہ مسافر سوار تھے۔ بس، ٹریکٹر اور ٹرالی تینوں الٹ گئے۔ اس حادثہ میں دو افراد ہلاک اور چالیس زخمی ہوئے۔ دس زخمیوں کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ دوسرا حادثہ لالیاں میں پیش آیا جس میں لب سڑک بیٹھے ہوئے تین افراد کو ایک تیز رفتار بس کچلتی ہوئی گزر گئی جس سے دو افراد موقع پر ہلاک ہو گئے اور تیسرے شخص کی ٹانگ الگ ہو گئی۔

(امروز لاہور ۲۷ ر اکتوبر ۷۴ء ص۱)

• زہر دے کر باپ بیٹے کو ہلاک کر دیا

لائلپور ۲۶ ر اکتوبر۔ ماموں کانجن کے چک ۴۹۸ گ ب میں ایک عورت نے ذاتی رنجش کا انتقام لینے کے لئے تین افراد کو زہر آلود چاول کھلا دئیے جس سے ایک شخص فلک شیر اور اس کا بیٹا بشیر احمد ہلاک ہو گئے فلک شیر کا دوسرا بیٹا محمد نذیر چاول کھانے کے باوجود بچ رہا۔ نذیر اور بشیر کی ممانی نذیراں نذیر کی شادی اپنے ایک رشتہ دار کے ہاں کرنا چاہتی تھی لیکن فلک شیر اس پر آمادہ نہ ہوا۔ اس پر اس نے تینوں کو زہر آلود چاول کھلا دئیے۔

(نوائے وقت لاہور ۲۷ ر اکتوبر ۷۴ء ص۸)

• ساہیوال کے گاؤں میں قتل کی واردات

ساہیوال ۲۶ ر اکتوبر۔ چک نمبر ۴۰ جی ڈی علاقہ تھانہ چوچک کے بشیر احمد وغیرہ پانچ ملزمان نے ایک نوجوان سعد اللہ پر حملہ کر کے اسے موقع پر ہی ہلاک کر دیا۔ مقتول ملزم کی بہن رضیہ سے شادی کرنا چاہتا تھا ملزم اس شادی کے سخت خلاف تھا۔

(نوائے وقت لاہور ۲۷ ر اکتوبر ۷۴ء ص۸)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۳۵۳ ہش ۱۹۷۴ء

۲۶، ۲۷، ۲۸ ر دسمبر کو ربوہ میں منعقد ہو گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ ر فتح ۱۳۵۳ ہجری شمسی مطابق ۲۶، ۲۷۔ ۲۸ ر دسمبر ۱۹۷۴ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس للّٰہی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

محترم سید محمد حسین شاہ صاحب وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم جناب میجر مقبول احمد شاہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے والد محترم سید محمد حسین شاہ صاحب ۲۳ ر اخاء ۱۳۵۳ ہجری شمسی مطابق ۲۳ ر اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز بدھ راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ اسی روز شام کو بذریعہ ویگن راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحوم موصی تھے چنانچہ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

محترم سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم نکودر شہر کے سادات خاندان سے جو اپنے علاقہ میں دینی علوم میں دسترس اور طبابت کی وجہ سے بہت مشہور تھا تعلق رکھتے تھے۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ جب آپ نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت پائی تو سارا خاندان مخالف ہو گیا حتیٰ کہ آپ کے والد صاحب نے (جن کا مقبرہ نکودر شہر کے قریب مہت پور سڑک پر واقع ہے) آپ کو گھر میں آنے سے منع کر دیا۔ آپ نے یہ سب تکالیف صبر و استقامت سے برداشت کیں اور حق پر پوری مضبوطی سے قائم رہے۔ بسلسلہ ملازمت آپ طویل عرصہ تک سرحد کے علاقے میں مقیم رہے۔

مرحوم بہت متقی، پرہیزگار، مستجاب الدعوات اور صاحب رؤیا و کشوف بزرگ تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شاہ صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا کرے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ میمونہ اکرم کا چند روز تک سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں اپریشن ہونے والا ہے۔ اپریشن پیچیدہ قسم کا ہے قارئین کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ عزیزہ کی معجزانہ شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائے خاص فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

بشریٰ البشیر
لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴